مملکت سعودی عرب کا مختصر تعارف

تحریر:
جناب ضیاء الرحمٰن یزدانی
ملتان

حکومت سعودی عرب کا مختصر تعارف: آل سعود اپنے جدِ اعلیٰ سعود بن محمد بن مقرن کی طرف منسوب ہیں جو کہ قبائل ربیعہ کے ایک قبیلہ عنزہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا پہلا وطن جزیرہ عرب کے مشرقی ساحل کی جانب قطیف کے قریب واقع ہے۔ ان کے دادا (مانع) تقریباً 850ھ میں اپنے وطن مالوف سے درعیہ کی طرف منتقل ہوئے۔ درعیہ کی تعمیر انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کی اور وہی اس کے رئیس تھے۔ اس کے بعد درعیہ کی ریاست وراثتاً ان کی اولاد میں منتقل ہوتی رہی۔

سعود الاول: سعود الاول نے پہلی دفعہ درعیہ کے علاوہ گردونواح کے دیہات اور علاقوں کا کنٹرول سنبھالا اور ایک مستقل امارت قائم کر دی ان کے بیٹے محمد بن سعود کی امارت کے دنوں میں الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ کا ان سے تعلق پیدا ہوا۔ جس کے نتیجے میں ان دونوں نے کتاب وسنت کی نشرواشاعت اور توحید کی تبلیغ میں اپنی جانیں تک قربان کرنے کا معاہدہ کیا۔ انہوں نے اپنے ساتھ دیرایہ کے شہزادے کو بھی اس بات پر آمادہ کیا کہ شریعت اسلامی پر مبنی ایک سیاسی حکومت تشکیل دی جائے جس کے نتیجے میں آل سعود کی سلطنت وسیع سے وسیع تر ہوگئی۔

آل سعود کی تاریخ کے تین ادوار: آل سعود کی تاریخ تین ادوار میں منقسم ہے۔ پہلا دور امیر محمد بن سعود کی امارت کا ہے جب کہ یہ الشیخ کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا عہد وپیمان کرتے ہیں اور یہ دور 1158ھ کا ہے۔ یہ دور عبداللہ بن سعود کے آخری دور تک ختم ہو جاتا ہے اور یہ زمانہ 1233ھ تک کا ہے۔ اس کے بعد محمد علی پاشا مصری کا دور آ جاتا ہے۔ مصری فوجیں نجد پر قابض ہو جاتی ہیں۔

آل سعود کا دوسرا دور: دوسرا دور امیر ترکی بن عبداللہ بن محمد بن سعود کا ہے۔ جبکہ وہ 1235ھ میں پھر دوبارہ نجد پر قابض ہو جاتا ہے اور مصری فوجیں نجد کو خالی کر جاتی ہیں۔ یہ سلسلہ فیصل بن ترکی تک رہتا ہے۔ جو کہ 1282ھ میں ختم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد فیصل کے بیٹوں اور آل رشید کا دور 1318ھ تک رہتا ہے۔

آل سعود کا تیسرا دور: تیسرا دور ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن فیصل بن ترکی بن عبداللہ بن محمد آلِ سعود کا ہے۔ جو 1319ھ سے شروع ہو کر بحمد اللہ اب تک قائم ہے۔ آل سعود کے امام جزیرہ عرب کے بے شمار حصوں پر کئی مرتبہ حکمرانی کرتے رہے۔ شاہ عبدالعزیزؒ کو حجاز، نجد، الاحساء، العسیر اور دوسرے ملحقہ علاقے متحد کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے ان علاقوں پر مشتمل ایک ریاست مملکت سعودی عرب کے نام سے 1932ء میں تشکیل دی۔

حکومت سعودی عرب: ایک بادشاہت ہے۔ قرآن مجید ریاست کا آئین ہے۔ ملک کے انتظامی وقانون

سازی کے اختیارات شاہ سمیت وزراء کی کونسل کے پاس ہیں۔مملکت میں 20 وزارتیں ہیں۔ بہت سی سرکاری تنظیمیں اور ادارے ہیں سعودی عرب کے حکمران اس وقت خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود ہیں۔ ولی عہد شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز آل سعود ہیں۔

قومی دن: مملکت سعودی عرب اپنا قومی دن 23 ستمبر کو مناتی ہے۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے 23 ستمبر 1932ء کو ملک متحد کر کے ایک اسلامی نظریاتی مملکت کے قیام کا اعلان کیا تھا اور 1953ء تک حکومت کی اور آپ کے بعد شاہ فیصل نے 1975ء تک حکومت کی۔ پھر شاہ خالد نے اقتدار سنبھالا اور 1981ء تک حکومت کی۔ 22 شعبان المعظم 1402ھ بمطابق 1981ء کو خادم حرمین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے حکومت کا قلمدان سنبھالا اور یہ دور مملکت کیلئے ایک سنہرا دور ہے۔ موجودہ فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے یکم اگست 2005ء کو شاہ فہد کے انتقال پر اقتدار سنبھالا اور اپنے بڑے بھائی کے مشن کو ہی آگے بڑھایا۔ شاہ عبداللہ نے حلف اٹھاتے ہوئے دوٹوک انداز میں کہا کہ قرآن ہمارا آئین ہے اور میں بلاتفریق انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کی کوشش کروں گا۔

مذہب: ریاست اور تمام لوگوں کا مذہب اسلام ہے۔ قرآن کریم اور سنت رسولؐ ملک میں قانون سازی کے سرچشمے ہیں۔

زبان: قرآن مجید کی زبان ''عربی'' مملکت کی سرکاری زبان ہے۔ یہ انگریزی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔

آبادی: تقریباً ایک کروڑ پچاس لاکھ ہے۔

بڑے شہر: مملکت سعودی عرب کا دارالحکومت ریاض ہے۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، جدہ، طائف، جبیل، الھائل، بریدہ، عنیزہ، الراس، الدمام، الھفوف، ابھاء، الباحہ، نجران، جیزان، تبوک، الجوف، مملکت کے بڑے شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔ الریاض مملکت کا سب سے بڑا شہر ہے۔ جس کی آبادی پندرہ لاکھ ہے۔ اس کے بعد جدہ بڑا شہر ہے۔ بحر احمر کے ساحل پر واقع ہے اور یہ مملکت کی بڑی بندرگاہ ہے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مملکت کیلئے قابل فخر مقامات ہیں۔ جہاں حجاج کرام کی خدمت کیلئے مملکت خطیر رقم خرچ کر کے زبردست انتظامات کرتی ہے۔

مملکت کا سرکاری نام: مملکت سعودی عرب ہے۔

پرچم: مملکت کا پرچم سبز رنگ کا ہے۔ پرچم کے وسط میں کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' سفید رنگ میں تحریر ہے اور کلمہ کے نیچے سفید رنگ کی تلوار بنی ہوئی ہے۔

مونوگرام: مملکت کا مونوگرام دو متقاطع (بالمقابل) تلواریں بنی ہوئی ہیں۔ جن کے اوپر وسط میں کھجور کا درخت بنا ہوا ہے۔ تلواریں، طاقت، قربانی اور ناقابل تسخیر ہونے کو ظاہر کرتی ہیں اور کھجور کا درخت قوت حیات ونشو ونما اور کثرت کا مظہر ہے۔

محل وقوع: مملکت سعودی عرب براعظم ایشیا کے جنوب میں واقع ہے اور جزیرہ نمائے عرب کے بیشتر حصے پر مشتمل

ہے۔ اس کے مغرب میں بحر احمر، شمال میں اردن، عراق، کویت، مشرق میں خلیج عرب، قطر، متحدہ عرب امارات، سلطنت امان، جنوب میں جمہوریہ یمن واقع ہے۔

رقبہ: مملکت کا رقبہ نو لاکھ مربع میل ہے (بائیس لاکھ پچاس ہزار کلومیٹر) ہے۔ اس میں وسیع وعریض صحرا اور پہاڑ جن کی بلندی دس ہزار فٹ تک ہے۔

جغرافیہ: بحر احمر کے ساتھ ساتھ ساحلی میدانی علاقہ ہے۔ جس کی چوڑائی مختلف ہے۔ اس میدانی علاقے کے مشرق میں اونچے اونچے پہاڑ اور بڑی بڑی وادیاں ہیں۔ جن میں الحمص، ینبوع اور فاطمہ نامی وادیاں بڑی مشہور ہیں۔ پہاڑوں کی بلندی جنوبی علاقے العسیر میں پہاڑوں کی بلندی چار ہزار فٹ تک ہے۔ مکۃ المکرّمہ کے مغرب میں آٹھ ہزار فٹ اور مہد الذھب میں چار ہزار فٹ ہے۔ مدینہ منورہ کے شمال میں یہ بلندی تین ہزار فٹ ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کے بالکل مشرق میں سطح نجد واقع ہے۔ جس کی بلندی چار سے چھ ہزار فٹ ہے۔ خلیج عرب کے پس منظر میں ''الدنا'' اور ''السمن'' کے مقامات پر یہ بلندی دو ہزار فٹ ہے۔ سطح مرتفع کے جنوب میں وادی ''دوسرا'' اور ''الربع الخالی'' کی سرحدیں ہیں۔ نجد کی سطح الحائل مرتفع کے علاقے میں نوسو میل تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جو عراق اور اردن تک جا پہنچتے ہیں۔ سطح مرتفع میں کئی پہاڑی علاقے العریض، العوریض، اجاء، سلمی اور التوقان کے پہاڑی سلسلے ہیں۔

آب و ہوا: مملکت کی آب و ہوا صحرائی ہے۔ عموماً موسم سرما میں بارش ہوتی ہے۔ لیکن مغربی اور جنوب مغربی علاقوں میں موسم گرما میں بھی بارش ہوتی ہے۔ بحر احمر کے پس منظر میں مملکت کے مغربی ساحل پر موسم گرما خاصا گرم رہتا ہے اور اس علاقے میں رطوبت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ موسم سرما معتدل رہتا ہے۔ اگرچہ نومبر سے فروری کے دوران ہلکی بارش بھی ہوتی ہے۔ مملکت کے مرکزی علاقے نجد کی سطح مرتفع کے باعث موسم گرما میں گرم اور خشک اور موسم سرما میں سرد اور خشک ہوتا ہے۔ مشرقی علاقے میں بھی ایسا موسم ہوتا ہے۔ البتہ ساحلوں پر موسم گرما کے دوران نمی زیادہ ہوتی ہے۔

اقتصادی نظام: مملکت سعودی عرب نے گزشتہ دو دہائیوں میں بہت ترقی کی ہے۔ مملکت آزاد تجارتی پالیسی اختیار کئے ہوئے ہے اور مقامی ترقیاتی منصوبوں میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

پٹرولیم: 1938ء میں مملکت سعودی عرب کے مشرقی صوبے میں خام تیل دستیاب ہوا۔ پٹرولیم کو مملکت کی ترقی میں بنیادی حیثیت حاصل ہے اور اس کے ذریعے حکومت ترقیاتی منصوبوں کیلئے خاصی رقم مختص کرتی ہے۔ دنیا بھر کے خام تیل کے ذخائر کا پچیس فیصد مملکت سعودی عرب میں موجود ہے۔ مملکت دنیا کا تیل برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔

کرنسی: رائج الوقت سکہ ''سعودی ریال'' ہے۔ ریال سو ھللہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سعودی ریال کی کرنسی ایک، پانچ، دس، پچاس، سو، پانچ سو کے نوٹ ہیں۔ ایک امریکی ڈالر پونے چار سعودی ریال کے برابر ہے۔ ایک ریال، پانچ، دس، بیس، پچیس اور پچاس ھللہ کے دھات کے سکے بھی ہیں۔

سعودی وقت: ''گرین وچ ٹائم'' میں تین گھنٹے جمع کر کے نکالا جاسکتا ہے۔

پیمائش اوازن: مملکت سعودی عرب میں میٹرک سسٹم رائج ہے اور وزن کا پیمانہ کلوگرام ہے۔

اوقات کار: دفاتر کے اوقات کار صبح ساڑھے سات بجے سے دو پہر اڑھائی بجے تک ہیں۔نجی اداروں کے اوقات صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک اور پھر شام چار بجے تا رات آٹھ بجے تک ہیں۔

سرکاری تعطیلات: مملکت سرکاری تعطیلات میں اسلام سے رہنمائی حاصل کرتی ہے۔جمعرات جمعہ کو سرکاری چھٹیاں ہیں۔جبکہ نجی اداروں اور بنکوں میں جمعہ کو مکمل چھٹی اور جمعرات کو نصف چھٹی ہوتی ہے۔رمضان المبارک میں اوقات کار صرف صبح دس بجے تا سہ پہر تین بجے تک ہوتے ہیں۔پہلی عید الفطر کی تعطیلات 25 رمضان المبارک سے پانچ شوال تک ہوتی ہیں۔دوسری تعطیلات عید الاضحیٰ کی ہیں جو ذوالحجہ کی پانچ سے پندرہ ذوالحجہ کے درمیان ہوتی ہیں۔یہ زمانہ حج ہے۔جس میں عازمین حج مقدس شہر مکہ میں حج کی ادائیگی کے اور مدینۃ الرسول ﷺ کی زیارت اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری دیتے ہیں۔نجی شعبے میں یہ تعطیلات مختلف ہوتی ہیں۔مثلاً عید الفطر کی تین اور عید الاضحیٰ کی پانچ۔

مملکت سعودی عرب کی بین الاقوامی تنظیموں میں شمولیت: مملکت خلیج تعاون کونسل کی چھ ریاستوں میں شامل ہے۔کویت، بحرین، قطر، عرب امارات، سلطنت اومان ہیں۔خلیج تعاون کونسل 25 مئی 1981ء میں معرض وجود میں آئی۔اس کا مقصد آپس میں تعاون اور رکن ممالک و مختلف ترقیاتی شعبوں میں شریک کرنا ہے۔خلیج کونسل نے اقتصادی، سیاسی، ثقافتی اور سلامتی کے امور میں بڑی اہم اور قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔مملکت کو بین الاقوامی اور علاقائی تنظیموں میں بنیادی رکنیت حاصل ہے۔مثلاً اقوام متحدہ، عرب لیگ، اسلامی کانفرنس، عالمی بنک، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور اس کے علاوہ بہت سی عالمی تنظیمیں۔

سماجی خدمات: مملکت سعودی عرب کی سماجی خدمات پوری دنیا میں مسلم ہیں۔اس کا دائرہ ملک و بیرون ملک بڑا وسیع ہے۔مملکت اپنے شہروں میں اعلیٰ طبی سہولتیں مفت فراہم کرتی ہے۔تقریباً دو ہزار تین سو ہسپتال اور صحت کے بنیادی مراکز ایک سو انتالیس ''ہلال احمر'' مراکز پوری مملکت میں پھیلے ہوئے ہیں۔معذور افراد کی سماجی بحالی کیلئے مملکت میں تیس مراکز ہیں۔کنڈر گارٹن سے یونیورسٹی تک تعلیم مفت دی جاتی ہے۔مملکت میں سات بڑی یونیورسٹیاں، اکہتر کالج اور انسٹیٹیوٹ پر مشتمل ہیں۔جس کے چار شعبوں میں تخصیصی تعلیم دی جاتی ہے۔

وزارت تعلیم ''چار ہزار پانچ سو پندرہ'' پرائمری سکول اور ''ایک ہزار تین سو تریسٹھ'' انٹرمیڈیٹ سکول، ''چار سو اٹھاسی'' ثانوی سکول، ''اٹھائیس'' فنی تربیتی ادارے چلاتی ہے۔

گزشتہ صدی میں لڑکیوں کی تعلیم میں بے حد اضافہ ہوا ہے، اس وقت لڑکیوں کیلئے ''تین ہزار ایک سو اکتالیس'' پرائمری سکول، ''آٹھ سوتیس'' انٹرمیڈیٹ سکول، ''تین سو چالیس'' ثانوی سکول، ''نواسی'' اساتذہ کی تیاری کے ادارے۔ (تربیتی ادارے)، ''چودہ'' انٹرمیڈیٹ کالج، ''بیاسی'' کنڈرگارٹن سکول، ''ایک سوانتیس'' نرسریاں۔ اس کے علاوہ اعلیٰ تعلیم کیلئے کالج بھی موجود ہیں۔

سڑکیں: اسفالٹ کی سڑکوں کی کل لمبائی 35,757 کلومیٹر ہے، جن میں سے چار ہزار دوسو کلومیٹر دوطرفہ شاہراہیں ہیں، دیہی علاقوں میں سڑکوں کی کل لمبائی 71,335 کلومیٹر ہے۔

اہم شاہراہیں: مکہ مدینہ روڈ، جدہ مکہ روڈ، الریاض دمام روڈ، الریاض السدیر القصیم روڈ، دمام ظہران روڈ، راس تنورہ روڈ، دمام الخبر روڈ۔

ٹیلی مواصلات: مملکت سعودی عرب نے بہت مختصر وقت میں ٹیلی مواصلات کے شعبے میں حیران کن ترقی کی ہے۔ 1980ء میں دولاکھ ستر ہزار ٹیلیفون لائنیں تھیں جو، اب پندرہ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہیں۔ ریڈیو، ٹیلیفون لائنیں 15,000 سے زائد ہیں اور ٹیلیکس کی پندرہ ہزار چھ سو لائنیں ہیں۔

اطلاعات ومواصلات: مملکت سعودی عرب میں چھ ریڈیو براڈ کاسٹنگ اسٹیشن، ٹیلی ویژن کے دو چینل اور ایک پریس نیوز ایجنسی ہے، وزارت اطلاعات زندگی کے عام شعبوں میں مختلف کام سرانجام دیتی ہے۔ جس سے مملکت کے بارے میں معلومات، اس کی پالیسی اور اس کے عرب اور مسلم دنیا اور بین الاقوامی سطح پر اہم کردار کی عکاسی کرتی ہے، وزارت اپنے معلوماتی، ثقافتی تعلیمی اور خبروں سے متعلق سرگرمیوں کی انجام دہی کے علاوہ ذرائع ابلاغ اور ثقافتی شعبے کے ارکان اور دنیا بھر کے دانشوروں کو مملکت کی کامیابیوں سے روشناس کرانے کیلئے دعوت دیتی ہے۔

روزنامے: مملکت کے اہم روزناموں میں الریاض، الجزیرہ، العکاظ، الیوم، المدینہ، الندوہ، البلاد ہیں ہفت روزہ رسالوں میں الیمامہ، اقراء الشرق اور الدعوۃ شامل ہیں، انگلش روزناموں میں عرب نیوز، سعودی گزٹ، ڈیلی ریاض کا شمار ہوتا ہے۔

ذرائع مواصلات: مملکت سعودی عرب میں مختلف حصوں کے آپس میں رابطے کیلئے مقامی نقل وحمل کو بہت اہمیت حاصل ہے، سماجی وشہری ضروریات اور ہر سال لاکھوں حجاج کرام کی مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ آمد کے پیشِ نظر پوری مملکت میں چوبیس ہوائی اڈے تعمیر کئے گئے ہیں، ان میں تین ہوائی اڈے دنیا بھر کے ہوائی اڈوں کے رقبے اور

ڈیزائن میں بین الاقوامی معیار کے مطابق ہیں، مثلاً ۱۔ جدہ میں شاہ عبدالعزیز انٹرنیشنل ائرپورٹ
۲۔ ریاض میں شاہ خالد انٹرنیشنل ائرپورٹ ۳۔ مشرقی صوبے میں شاہ فہد انٹرنیشنل ائرپورٹ
سعودی عرب کی فضائی کمپنی ''سعودیہ'' کے طیاروں میں دنیا کے جدید ترین جہاز شامل ہیں۔

ٹرانسپورٹ: مملکت کے اندر مسافروں کی نقل وحمل کیلئے سعودی عریبین ٹرانسپورٹیشن کمپنی (SPATCO) قائم کی گئی ہے، وزارت نقل وحمل نے بے شمار کمپنیوں اداروں اور افراد کو مملکت کے اندر اور دوسرے ملکوں میں مسافروں کو لانے اور لے جانے کیلئے لائسنس جاری کئے ہیں، اس کے ذریعے ایام حج میں حجاج کی کثیر تعداد کو جدہ سے مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ ودیگر مقامات حج تک پہنچانے کا کام بھی کرتی ہے۔

ریلوے: مملکت میں کل ایک ہزار نوسو کلومیٹر ریلوے لائن ہے، تین سو پانچ کلومیٹر ذیلی لائن اس کے علاوہ ہے، ریلویز آرگنائزر کے پاس دو ہزار تین سوسینتیس (2337) مال بردار کاریں، اٹھانوے ائرکنڈیشنر کوچیں اور ستاون انجن ہیں۔ ریلوے کے ذریعے دمام کے راستے الریاض تک لاکھوں ٹن تیل پہنچانے اور لاکھوں افراد کی نقل وحمل میں مدد ملتی ہے۔

بحری ٹرانسپورٹ: مملکت میں مختلف سائز اور قسموں کے دوسو پچھتر بحری جہاز ہیں جن میں بائیس لاکھ پچاس ہزار ٹن تجارتی سامان کی درآمد برآمد میں مدد ملتی ہے۔

زراعت: مملکت نے باقی شعبوں کی طرح اس شعبے میں بھی خاصی دلچسپی لی جس کی وجہ سے نمایاں ترقی ہوئی، پیداواری منصوبے میں بیس لاکھ ٹن گندم حاصل ہوئی۔ حکومت زرعی ترقیاتی منصوبوں میں نجی شعبوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، حکومت نے ساٹھ لاکھ گیارہ ہزار ہیکٹر بنجر زمین کو قابل استعمال بنانے کیلئے اٹھاون ہزار لائسنس جاری کیے۔ علاوہ ازیں ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیکٹر زمین بائیس ہزار شہریوں نے دوسرے مقاصد کیلئے استعمال کی ہے۔

آب رسانی: وزارت زراعت وآب رسانی نے مملکت کے مختلف حصوں میں دوسو بند تعمیر کیے، ان میں پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش اکتیس کروڑ ستر لاکھ کیوبک میٹر سے زائد ہے۔ کھارے پانی کو میٹھا بنانے کیلئے اکیس پلانٹ ہیں۔ جن کی مجموعی گنجائش روزانہ ''اٹھارہ لاکھ'' کیوبک میٹر ہے، ایک بہت بڑی پائپ لائن ''الجمیل'' سے الریاض'' تک پینے کا پانی لانے کیلئے بچھائی گئی ہے، جس کی روزانہ گنجائش ''آٹھ لاکھ تیس ہزار'' کیوبک میٹر ہے۔

قارئین کرام! یہ مختصر تاریخ مملکت سعودی عرب ہے اللہ تعالیٰ مملکت سعودی کو تا قیامت قائم رکھے اور تمام اندرونی وبیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین